خود جوازی ہمیں تباہی کی طرف لے جاتی ہے

اگر میں آپ کو یہ چیلنج کروں کہ تھوڑی سی شراب پی لیں، یا چرس کا ایک کش لگا لیں، یا پھر سُور کے گوشت اور ہیم پیزا (Ham Pizza) کا ایک لُقمہ چکھ لیں، تو کیا آپ یہ کر لیں گے؟ نہیں نا؟ کیونکہ یہ ہم سب کو معلوم ہے کہ اسلام نے ان حرام چیزوں سے کُلی طور پر منع کیا ہے اور ان کی رَتی برابر بھی گنجائش نہیں، الحمدُللہ! لیکن اگر میں آپ کو کہوں کہ میری خاطر میرے والدین یا اساتذہ یا کسی اور سے ایک چھوٹا سا جھوٹ بول دیں؟ یا اگر میں آپ کو دوستوں کے ساتھ کھانے پر چلنے کے لئے کہوں جہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ایک ساتھ موجود ہوں گے؟ تو کیا تب بھی انکار کرنا اتنا ہی آسان ہو گا؟ ایسا لگتا ہے کہ شاید یہ اتنی بھی بُری باتیں نہیں ہیں جتنی حرام گوشت کھانا، کش لگانا اور شراب پینا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک یہ تمام ایک ہی قِسم کے اعمال ہیں۔ یعنی حرام۔

ہم، انسان، ایک منفرد مخلوق ہیں، ہم بالکل منفرد انداز سے کام کرتے ہیں۔ ہمارا مزاج یا رویہ، جس سے ہم اعمال کر رہے ہوتے ہیں، ہمارے اُن خیالات اور تصورات کے گرد ہی گردش کرتا ہے جو ہم اپنے اِرد گرد کے ماحول اور اشیاء کے بارے میں رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، مجھے معلوم ہے اور یقین ہے کہ آگ گرم ہوتی ہے! اور یہ جلا ڈالتی ہے۔ لہٰذا، میں اپنے ہاتھ چولہے پر نہیں رکھ دوں گا! مجھے معلوم ہے کہ چھری تیز ہوتی ہے اور اس سے اُنگلی کٹ سکتی ہے۔ لہٰذا، میں اسے بہت دھیان سے استعمال کروں گا! ان چیزوں کے بارے میں میرے اعمال ان کے حوالے سے میری سمجھ اور تصورات سے ہی طے پائیں گے۔

بالکل اسی طرح: جب ہم یہ لفظ، شراب، سُنتے ہیں تو ہمیں معلوم ہے کہ یہ حرام ہے یا سُور کا گوشت، ہمیں پتہ ہے کہ وہ حرام ہے۔ اور نماز ادا کرنا فرض ہے اور اسلام کی دعوت دینا، ہمیں معلوم ہے کہ یہ فرض ہے۔ الحمدُللہ! چونکہ ہم ان تصورات کو اپنے ایمان کے طور پر قبول کر چکے ہیں اور انہیں اختیار کر چکے ہیں، اس لئے ہم اپنی بھرپُور کوشش کرتے ہیں کہ ان تصورات کے مطابق عمل کریں۔ اسلام کی خوبصورتی ہی یہ ہے کہ یہ ہمیں ہر ممکن عمل کے لئے جانچ کا ایک پیمانہ، فریم ورک اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام ہمارے گرد کے تمام تر معاملات اور اشیاء کے بارے میں دُرست تصور اور فکر مہیا کرتا ہے تاکہ ہم احسن طریقے سے اُن پر عمل پیرا ہوں۔

جب ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کوئی چھوٹا سا بے ضرر جھوٹ بول دیں یا چند نفیس اور مہذب لوگوں کے ساتھ ایک دوستانہ کھانا، جو اگرچہ نامحرم مردوں اور عورتوں کے ہمراہ ہے، تو ہمارے لئے یہ سُننا اور جاننا کتنا آسان ہے کہ یہ حرام ہے! آج مسئلہ یہ بن گیا ہے کہ: آج کے دور میں ہم اسلامی اقدار، معیار، فریم ورک اور رہنمائی سے بہت دور ہو گئے ہیں۔ ہم نے یکسر مختلف انداز سے سوچنا سیکھ لیا ہے اور عمل کرنا اپنا لیا ہے اور یہ مختلف انداز بہت ہی تباہ کن ہے! آئیں اس کی مزید وضاحت کرتے ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ منشیات، جرائم، ناجائز تعلقات، آزادانہ میل جول، چوری اور بہت کچھ، نہ صرف عرُوج پر ہیں بلکہ انتہائی ڈھٹائی سے سرِعام ہمارے آس پاس ہو رہے ہیں یا کم از کم ایک عام سی چیز بن چکے ہیں! ان برُائیوں کے لئے یہ عذُر پیش کیا جاتا ہے کہ ''جیسے یہ کوئی برُی بات نہیں'' یا یہ ''عام سی بات ہے'' یا پھر ''اس میں کیا نقصان ہے'' وغیرہ۔ لیکن یہ عذُر کون پیش کر رہے ہیں؟ ہم خود، ہماری عقل، ہماری سوچ! ہم اپنے آپ سے خود ہی کہتے ہیں کہ ''یہ بس ٹھیک ہی تو ہے''! ہم خود ہی اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں اور خود ہی اس کے جواز اور تاویلیں گھڑ لیتے ہیں کہ یہ اس وجہ سے ٹھیک ہے! اور یہی چیز خود جوازی کہلاتی ہے!

خود ساختہ تاویلیں پیش کرنا ایک ایسا موذی مرض ہے جو آہستہ آہستہ کسی شخص کو نیکیوں سے دور کرتا چلا جاتا ہے، ہمیں چھوٹے چھوٹے جھوٹ بولنے پر قائل کرنے لگتا ہے اور ہمیں اس حد تک لے جاتا ہے کہ ہم سچائی سے دامن ہی چھڑا بیٹھتے ہیں۔ بعض اوقات کچھ بہت ہی چھوٹے اور معمولی درجہ سے شروع ہونے والے معاملے بگڑ کر اس قدر انتہائی رُخ اختیار کر لیتے ہیں کہ اتنا کبھی کوئی شخص سوچ بھی نہیں سکتا۔ سگریٹ کا فقط ایک کش لگانے سے منشیات کا عادی بن جانے تک یا دو متضاد جنس کے مابین محض ایک میسج کا تبادلہ ہونے سے زنا کا ارتکاب ہو جانے تک! یہ سب کچھ راتوں رات نہیں ہو جاتا۔ یہ ایک بہت ہی تکلیف دہ اور سُست رفتار سفر ہے جہاں کسی کو راستے کے شدید خطرات کا اندازہ ہی نہیں ہو پاتا۔

تو سوال اب یہ ہے کہ آج اگر اسلام ہمارے اعمال کے معیار کے طور پر موجود نہیں ہے اور اسی لئے اس طرح کے اعمال کے لئے جواز درکار ہیں تو پھر آخر ان اعمال کو انجام دینے کا معیار کیا ہے؟ ہماری سوچ اور تصورات آخر کہاں سے اخذ ہو رہے ہیں؟ اگرچہ بہت سے لوگوں کو احساس ہی نہیں ہو پاتا، بجائے اس کے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کی پیروی کریں، بہت سے لوگ سیکولر، سرمایہ دارانہ طرزِ زندگی اختیار کر چکے ہیں، دوسرے الفاظ میں آزادی

پسند، لذت کی تسکین(hedonistic)،افادیت پسند (Utilitarian) ،انفرادیت پسند(individualistic)یا "یہ میری زندگی ہے" جیسے نظریات اپنا چکے ہیں۔یہی معیار اور پیمانہ، خواہشات اور چاہتوں کو ہمارے ذہن اور رویوں پر قابو فراہم کرتا ہے تاکہ وہ ان کے تابع رہیں۔

یہی سوچ اور تصورات غلط اعمال کا جواز دینے کیلئے ہمارے ذہنوں میں ایسے خیال پیدا کرتے ہیں، مثلاً:

- ''کم از کم میں دوسروں سے تو بہتر ہی ہوں''

- ''اللہ کو میری کمزوریوں کا پتہ ہے، اور میں کوئی اتنا بھی بُرا شخص نہیں ہوں''

- ''میں آنے والے وقتوں میں بدل جاؤں گا''

- ''میں فی الحال اس تبدیلی کے لئے تیار نہیں ہوں، اپنے آپ کو تبدیل کرنا بہت ہی مشکل ہے''

- ''جب تک میرا مَن خالص اور کھرا ہے، اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دیں گے''

اور اگر ان سب خود ساختہ جوازوں کی ترجمانی کریں تو ایک ہی مطلب نکلتا ہے: ''میں ہر گز اس سب کو چھوڑنا نہیں چاہتا''۔

یہ ایک ایسی بات ہے جس کے لئے ہمیں واقعی پریشان ہو جانا چاہئے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیاں، اس دُنیا کے حوالے کر چکے ہیں۔ ہمیں بس اس دُنیا کی لذتیں اور تسکین ہی چاہئے اور اس کے لئے ہم بہت ہی بھاری قیمت چُکا رہے ہیں، یعنی اپنی آخرت! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم یہ بھول چُکے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں صرف اپنی بندگی اور عبادت کے لئے تخلیق کیا ہے اور یہ کہ ہم اُسی خالق کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گزاریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم شیطان کے آگے ہار چُکے ہیں، جو اللہ کا سب سے بڑا دُشمن ہے اور جس کا کام ہی ہمیں دھوکا دینا اور ہماری تذلیل کرنا ہے! اور ہم نے اُس شیطان کو جیتنے کا موقع دے دیا ہے!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَوَسْوَسَ لَهُمَا ٱلشَّيْطَـٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُۥرِىَ عَنْهُمَا مِن سَوْءَٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَىٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَـٰذِهِ ٱلشَّجَرَةِ إِلَّآ أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ ٱلْخَـٰلِدِينَ ﴾

''پھر شیطان نے ان دونوں کو بہکادیا تاکہ ان دونوں پر ان کی شرمگاہیں، جو پوشیدہ تھیں، کھول دے۔ اور کہا: تم کو تمہارے رب نے اس درخت سے منع نہیں کیا مگر یہ کہ تم دونوں فرشتے یا ہمیشہ رہنے والوں میں ہو جاؤ'' (الاعراف: 20)۔

جب مؤمنین کو ورغلانے کا معاملہ ہو تو شیطان بہت ہی پُر عزم اور مستقل مزاج واقع ہوا ہے! وہ کبھی بھی ہمیں فوراً سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کو رَد کرنے کا نہیں کہتا۔ اُس کا طریقۂ واردات بالکل چھوٹی سی بات سے شروع ہوتا ہے، اتنی چھوٹی سی بات یا عمل کہ وہ غلط معلوم ہی نہ ہوتی ہو۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے خود جوازی کا سفر شروع ہوتا ہے! اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنا کرم کرتے ہوئے ہمیں اسلام کا تحفہ دیا ہے؛ یعنی ایک سوچنے سمجھنے والے انسان کا عقیدہ۔ اسلام انسانوں کو ایسی رہنمائی دیتا ہے کہ جس سے وہ اس دُنیا کی مختصر زندگی کو امن و سکون سے گزار سکیں۔ اسلام، انسان کی ہر ضرورت وحاجت کے لئے بہترین ذرائع مہیا کرتا ہے۔ یہ نوعِ انسانی کی فطرت کے مطابق ہی مرتب کیا گیا ہے اور انسانوں کو وہی کچھ فراہم کرتا ہے جس کی انہیں ضرورت ہے۔ اسلام ہم سے صرف یہی تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں تاکہ ہم اس دُنیا اور آنے والی آخرت میں بہترین مقام حاصل کر سکیں!

اسلام کے علاوہ کوئی بھی اور رَاہ صرف ایک ہی راستے کی یقین دہانی ہے؛ تباہی کا راستہ!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ایسی ذِلّت و گمراہی سے ہماری حفاظت کریں اور ہمیں توفیق عطا کریں کہ ہم اپنے پروردگار کی نہایت احسن طریقے سے عبادت وبندگی کریں! آمین۔